60ویں عالمی یومِ ابلاغیات کے موقع پر پاپائے اعظم لیو چہاردہم کا خصوصی پیغام

"اِنسانی آوازوں اور چہروں کا تحفظ"

17 مئی 2026

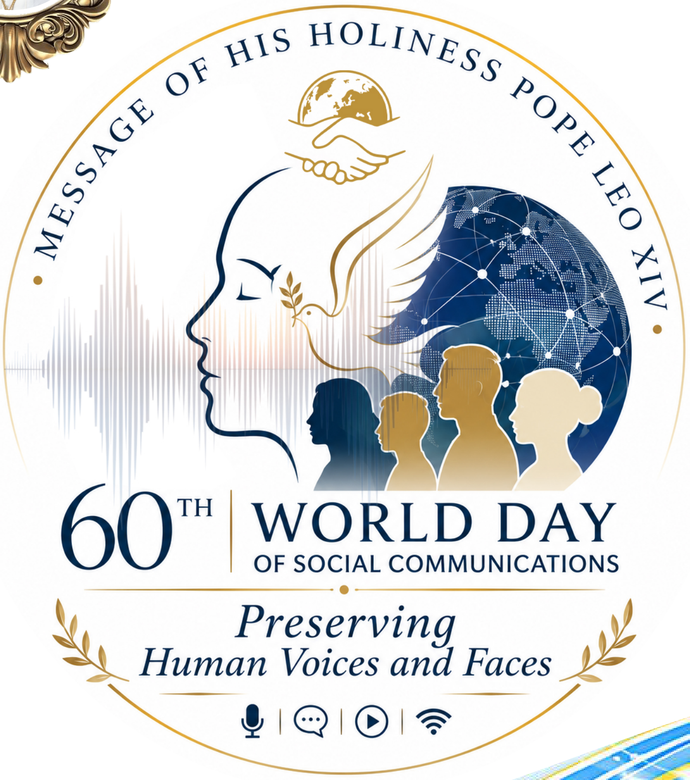

رابطہ منزل 9۔اے وارث روڈ، لاہور

پاک ماس کا تعارف

مسیح خداوند میں عزیز مومنین!

آج ہم مسیح خداوند کے آسمان پر جانے کی عید کے موقع پر 60واں عالمی یومِ سماجی ابلاغیات منا رہے ہیں۔ اس موقع پر پاپائے اعظم لیو چہاردہم نے اپنے پیغام میں انسانی چہروں اور آوازوں کی اہمیت کو نہایت گہرائی کے ساتھ اُجاگر کیا ہے اور ہمیں یاد دلایا ہے کہ یہ صرف ہماری شناخت نہیں بلکہ خدا کی محبت کا عکس ہیں۔ پوپ لیو ہمیں بتاتے ہیں کہ خدا نے انسان کو اپنی شبیہ پر پیدا کیا ہے۔ ہمارے چہرے اور ہماری آوازیں اس الٰہی محبت کی نشانی ہیں، جن کے ذریعے ہم ایک دوسرے کو پہچانتے، سمجھتے اور محبت کرتے ہیں۔ اس لیے ان کا تحفظ دراصل ہماری انسانیت کا تحفظ ہے۔

پوپ لیو خبردار کرتے ہیں کہ جب مشینیں انسانی آواز اور چہرے کی نقل کرنے لگتی ہیں، تو یہ نہ صرف معلومات کے نظام کو متاثر کرتی ہیں بلکہ انسانی تعلقات کی گہرائی کو بھی خطرے میں ڈال سکتی ہیں۔ اس لیے اصل مسئلہ صرف ٹیکنالوجی کا نہیں بلکہ انسانیت کے تحفظ کا ہے۔

وہ ہمیں یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ ہم اپنی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کو ترک نہ کریں۔ مصنوعی ذہانت کے اعداد و شمار ہمیں جلدی ردِ عمل دینے پر اُکساتے ہیں، مگر گہری سوچ، غور وفکر اور سچائی کی تلاش کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔ ایک کیتھولک ہونے کے ناطے ہمیں ذمہ داری کے ساتھ سچ کو پہچاننا اور اسے محبت کے ساتھ پیش کرنا ہے۔

پوپ لیو اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ مصنوعی تعلقات، حقیقی انسانی رشتوں کا نعم البدل نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم مشینوں کے ساتھ تعلق کو انسانوں پر ترجیح دیں گے، تو ہم اپنی انسانیت کی اصل خوبصورتی سے محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ حقیقی محبت، دوستی اور تعلق صرف انسانوں کے درمیان ہی پروان چڑھتے ہیں۔

اپنے پیغام میں وہ ہمیں ایک مثبت راستہ بھی دکھاتے ہیں کہ ہم ٹیکنالوجی کو رد نہ کریں بلکہ ذمہ داری، تعاون اور تعلیم کے ساتھ اسے ایک بہتر مقصد کے لیے استعمال کریں۔ ہمیں چاہیے

کہ ہم سچائی، شفافیت اور مشترکہ بھلائی کو فروغ دیں، تاکہ ابلاغ کا ہر ذریعہ انسان کی عزت اور وقار کو بلند کرے۔ پوپ لیو ہمیں دعوت دیتے ہیں کہ ہم اپنی آوازوں اور چہروں کو دوبارہ انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کریں۔ جو سچائی، محبت اور اُمید کو فروغ دے تاکہ ہمارا ہر لفظ اور ہر پیغام خدا کی محبت کا گواہ بن جائے۔

اِبتدائی دُعا:

اے قادرِ مطلق خُدا۔
مسیح تیرا بیٹا آسمان پر جا کر ہمیں وہی راہ اختیار کرنے کے قابل ٹھہراتا ہے۔
جہاں ہمارا راہبر جلال کے ساتھ ہم سے پہلے چلا گیا،
وہاں یقینی اُمید ہمیں بھی بُلا لیتی ہے۔
بخش دے کہ ہم خوش ہو کر آج کی پاک عید منائیں۔
اور اپنی پاک اُمید کا پورا ہونا دیکھنے پائیں۔
اور آج ابلاغ کا عالمی دن مناتے ہوئے تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ
ہمارے دلوں کو اُمید اور ایمان کی روشنی سے منور کر
تاکہ ہم ایک دوسرے کے لیے اُمید کا وسیلہ بنیں۔
مسیح خُداوند کے وسیلے سے جو تیرے ساتھ
رُوح القدس کی واحدانیت میں خُدا ہے
اور ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ رہتا اور سلطنت کرتا ہے۔ آمین

تلاوتیں:

پہلی تلاوت:	رسولوں کے اعمال ۱:۱۔۱۱
دوسری تلاوت:	افسیوں ۱:۱۷۔۲۳
انجیلِ مقدس بمطابق متی:	۲۸:۱۶۔۲۰

60ویں عالمی یومِ ابلاغیات کے موقع پر

پاپائے اعظم لیو چہار دہم کا خصوصی پیغام

''اِنسانی آوازوں اور چہروں کا تحفظ''

پیارے بھائیو اور بہنو!

ہمارے چہرے اور آوازیں ہر شخص کے منفرد اور نمایاں خدوخال ہیں؛ یہ ہماری بے مثال شناخت کو ظاہر کرتے ہیں اور دوسروں سے ہر ملاقات کے واضح عوامل ہیں۔ قدیم زمانے کے لوگ اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے تھے۔ انسانی شخصیت کی تعریف کے لیے قدیم یونانیوں نے ''چہرہ'' (prósopon) کا لفظ استعمال کیا، کیونکہ اس کا مطلب ہے وہ چیز جو کسی کی نگاہ کے سامنے ہو، یعنی موجودگی اور تعلق کا مقام۔ دوسری طرف لاطینی لفظ ''شخص'' جو (per-sonare) سے نکلا ہے جو کہ آواز کے تصور کو ظاہر کرتا ہے: صرف کوئی بھی آواز نہیں بلکہ کسی کی مخصوص اور پہچانی جانے والی آواز۔

چہرے اور آوازیں مقدس ہیں۔ خدا، جس نے ہمیں اپنی مانند اور اپنی شبیہ پر پیدا کیا، ہمیں یہ نعمتیں اُس وقت عطا کیں جب اُس نے ہمیں اپنے کلمہ کے ذریعے زندگی بخشی۔ یہ کلمہ صدیوں تک انبیاء کی آوازوں میں گونجتا رہا اور پھر وقت کے پورا ہونے پر مجسم ہوگیا۔ ہم نے بھی اس کلمہ کو سُنا اور دیکھا ہے (ا۔یوحنا ۱:۱-۳)، جس میں خدا نے اپنی ذات کو ہمارے ساتھ بانٹا، خدا کے بیٹے یسوع المسیح کے چہرے اور آواز کے ذریعے ہم پر ظاہر کیا گیا۔

تخلیق کے آغاز سے ہی خدا چاہتا تھا کہ آدمی اور عورت اُس کے ساتھ ہمکلام ہوں اور جیسا کہ مقدس گریگوری آف نیسا (1) نے بیان کیا کہ خدا نے ہمارے چہروں پر الٰہی محبت کا عکس نقش کیا تا کہ ہم محبت کے ذریعے اپنی انسانیت کو مکمل طور پر جی سکیں۔ لہٰذا انسانی چہروں اور آوازوں کے تحفظ کا مطلب دراصل خدا کی محبت کے اِس اٹل نشان کو محفوظ رکھنا ہے۔ ہم کوئی ایسی جنس نہیں جو طے شدہ بائیوکیمیکل فارمولوں کا مجموعہ ہو۔ ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک منفرد اور بے مثال بلاہٹ ہے، جو ہمارے ذاتی تجربات سے پیدا ہوتی اور دوسروں کے ساتھ تعلقات میں ظاہر ہوتی ہے۔

اگر ہم اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام ہو جائیں تو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی انسانی تہذیب کے بنیادی ستونوں کو بدل سکتی ہے۔ مصنوعی ذہانت کے نظام انسانی آوازوں، چہروں، علم، شعور، ہمدردی اور دوستی کی نقل کر کے نہ صرف ماحولیاتی نظام میں مداخلت کرتے ہیں بلکہ انسانی ابلاغیات اور تعلقات پر گہرے طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اس لیے اصل چیلنج ٹیکنالوجی نہیں بلکہ علم الانسان ہے۔ چہروں اور آوازوں کے تحفظ کا حتمی مطلب اپنے آپ کا تحفظ ہے۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے پیش کردہ فوائد کو حوصلہ، عزم اور پرکھ کے ساتھ اپنانا ضروری ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ سنجیدہ مسائل، پیچیدگیوں اور خطرات سے آنکھیں بند کر لی جائیں۔

★ اپنی سوچنے کی صلاحیت ترک نہ کریں

کافی عرصے سے اس بات کے کثیر شواہد موجود ہیں کہ سوشل میڈیا کے استعمال کو بڑھانے کے لیے بنائے گئے اعداد و شمار مختلف پلیٹ فارمز کے لیے منافع بخش ہیں۔ یہ اعداد و شمار جذبات اور انسانی ردِعمل کو اُکساتے ہیں جبکہ ان کو سمجھنے اور غور و فکر کرنے کے لیے طویل وقت درکار ہے۔ یہ اعداد و شمار ہماری سننے اور تنقیدی سوچنے کی صلاحیت کو کم کرنے اور سماجی تقسیم میں اضافہ کرتے ہوئے لوگوں کو آسان اتفاقِ رائے اور آسان غصے کے دائروں میں تقسیم کو بڑھاتے اور انہیں بُلبلے کی طرح دکھاتے ہیں۔

یہ مسئلہ مزید اُس وقت بڑھ جاتا ہے جب لوگ مصنوعی ذہانت پر سادہ لوحی اور بغیر

سوال کیے انحصار کرنے لگتے ہیں، اسے ایک ہمہ دان ''دوست''، ہر علم کا ذریعہ، ہر یادداشت کا ذخیرہ، ہر مشورے اور حکمت کا ''سرچشمہ'' سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہماری تجزیاتی اور تخلیقی سوچنے کی صلاحیت کو مزید تباہ کر سکتا ہے، اور معنی کو سمجھنے، الفاظ کی ساخت اور مفہوم میں فرق کرنے کی صلاحیت کو متاثر کر سکتا ہے۔

اگرچہ مصنوعی ذہانت رابطے سے متعلق کاموں کو سنبھالنے میں مدد اور سہولت فراہم کر سکتی ہے، لیکن لمبے عرصہ میں اگر ہم خود سوچنے کی محنت سے بچنے لگیں اور محض مصنوعی شماریاتی مواد پر اکتفا کریں تو یہ ہمارے ذہنی، جذباتی اور ابلاغیاتی ہنر کے لیے خطرہ ہے۔

پچھلے چند سالوں سے، مصنوعی ذہانت کے نظام نے بڑی تیزی سے تحریری مواد، موسیقی اور ویڈیوز کی تخلیق کو اپنے قابو میں لے لیا ہے۔ اس سے انسانی تخلیقی صنعت کا بڑا حصہ ختم ہونے کے خطرے سے دوچار ہے، اور اسے ''Powered by AI'' کے ٹھپہ سے بدلنے کا امکان ہے، جس سے انسان بے سوچ خیالات اور بے نام مصنوعات کے محض صارف بن کر رہ جائیں گے، جن میں نہ ملکیت کا احساس ہوگا نہ محبت کا۔ اسی دوران، موسیقی، فن اور ادب کے میدان میں انسانی ذہانت کے شاہکاروں کو محض مشینوں کی تربیت کے مواد تک محدود کیا جا رہا ہے۔

اصل سوال یہ نہیں ہے کہ مشینیں کیا بنا سکتی ہیں اور کیا بنانے کے قابل ہوں گی بلکہ یہ ہے کہ ہم اِن طاقتور ہتھیاروں کو حکمت کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے اپنے علم اور انسانیت میں بڑھتے ہوئے کیا کر سکتے ہیں اور کیا حاصل کرنے کے قابل ہوں گے۔ انسان ہمیشہ بغیر محنت، عزم، تحقیق اور ذاتی ذمہ داری کے علم حاصل کرنے کی خواہش رکھتا آیا ہے۔ لیکن اگر ہم تخلیق کو ترک کر دیں، اپنی ذہنی صلاحیتوں اور تخیل کو مشینوں کے حوالے کر دیں تو یہ ایسا ہوگا کہ ہم ان صلاحیتوں کو دفن کر رہے ہیں جو ہمیں خدا اور دوسروں کے ساتھ تعلق میں ایک بہتر انسان بننے کے لیے عطا کی گئی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اپنے چہرے چھپا رہے ہے اور اپنی آوازوں کو خاموش کر رہے ہیں۔

★ ہونا یا ہونے کا دکھاوا کرنا: تعلقات اور حقیقت کی نقل سازی

جب ہم اپنی فیڈز اسکرول کرتے ہیں تو یہ طے کرنا روز بروز مشکل ہوتا جا رہا ہے کہ آیا

ہم کسی حقیقی انسان سے بات کر رہے ہیں یا کسی مشین سے۔ اِن مشینی ایجنٹس کی غیر شفاف مداخلتیں عوامی بحث اور لوگوں کے انتخابات کو متاثر کرتی ہیں۔ بڑے لسانی ماڈلز (LLMs) پر مبنی چیٹ بوٹس ذاتی نوعیت کے تعامل کو مسلسل بہتر بنا کر خفیہ طور پر قائل کرنے میں حیران کن حد تک مؤثر ثابت ہو رہے ہیں۔ اس زبان کے ماڈلز کی مکالماتی، موافق اور نقل کرنے والی ساخت انسانی جذبات کی نقل کرنے اور یوں ایک تعلق کا تاثر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگرچہ یہ انسان نما انداز دلچسپ ہے، لیکن یہ خاص طور پر کمزور افراد کے لیے دھوکہ دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ چونکہ چیٹ بوٹس حد سے زیادہ ''ہمدرد'' ہوتے ہیں اور ہر وقت دستیاب بھی، اس لیے وہ ہماری جذباتی کیفیت کے پوشیدہ معمار بن کر ہماری نجی زندگی کے دائرے میں مداخلت کر سکتے ہیں۔

وہ ٹیکنالوجی جو ہمارے تعلقات کی ضرورت کا استحصال کرتی ہے، نہ صرف افراد کی زندگیوں میں تکلیف دہ نتائج پیدا کر سکتی ہے بلکہ معاشرے کے سماجی، ثقافتی اور سیاسی ڈھانچے کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ اُس وقت رونما ہوتا ہے جب ہم دوسروں کے ساتھ حقیقی تعلقات کی جگہ مصنوعی ذہانت کے نظاموں کو دے دیتے ہیں جو ہمارے خیالات کو جمع اور ترتیب دیتے ہیں، اور ہمارے گرد ایک آئینوں کی دنیا بنا دیتے ہیں جہاں ہر چیز ''ہماری اپنی مانند اور ہماری شبیہ'' میں بنائی گئی ہو۔ اس طرح ہم اس موقع سے محروم ہو جاتے ہیں کہ ہم دوسروں سے ملیں، جو ہمیشہ ہم سے مختلف ہوتے ہیں اور جن کے ساتھ ہمیں تعلق قائم کرنا سیکھنا چاہیے۔ دوسروں کو قبول کیے بغیر نہ کوئی تعلق قائم ہو سکتا ہے اور نہ دوستی۔

اِن اُبھرتے ہوئے نظاموں کا ایک اور بڑا چیلنج تعصب ہے، جو حقیقت کے بگڑے ہوئے تصور کو حاصل کرنے اور پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔ دنیا کے بارے میں ہمارا نظریہ مصنوعی ذہانت کے ماڈلز سے تشکیل پاتا ہے جو اِنہیں بناتے ہیں، اور پھر یہی ماڈلز اپنے ڈیٹا میں موجود دقیانوسی تصورات اور تعصّبات کو دُہرا کر اِنہی سوچوں کو مسلط بھی کر سکتے ہیں۔ اعداد و شمار پروگرامنگ میں شفافیت کی کمی اور مواد میں مناسب سماجی نمائندگی کا نہ ہونا، ہمیں ایسے نیٹ ورکس میں قید کر دیتا ہے جو ہمارے خیالات کو متاثر کرتے اور موجودہ سماجی ناہمواریوں اور ناانصافیوں کو مزید طول دیتے اور شدید بناتے ہیں۔

معاملات کافی سنجیدہ ہیں۔ نقل سازی کی طاقت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ مصنوعی

ذہانت، متوازی ’’حقیقتیں‘‘ گھڑ کر ہمارے چہروں اور آوازوں کو دھوکا دے سکتی ہے۔ ہم ایک کثیر الجہت دنیا میں ڈوب چکے ہیں جہاں حقیقت اور افسانہ میں فرق کرنا دن بدن مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

غلطی اور غیر درستگی اس مسئلے کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ وہ نظام جو شماریاتی امکانات کو علم کے طور پر پیش کرتے ہیں، دراصل زیادہ سے زیادہ ہمیں حقیقت کے قریب اندازے فراہم کرتے ہیں، جو بعض اوقات سراسر فریب بھی ہو سکتے ہیں۔ ذرائع کی تصدیق نہ کرنا اور میدان میں اُتر کر رپورٹ لکھنے کا بحران اور جائے وقوعہ پر جا کر مسلسل معلومات اکٹھی کرنا اور اُن کی جانچ پڑتال شامل ہے۔ اس غلط معلومات کو مزید بڑھا سکتے ہیں، جس سے بے اعتمادی، اُلجھن اور عدم تحفظ کا اَحساس بڑھتا جاتا ہے۔

★ ایک ممکن اتحاد

اس عظیم اور غیر مرئی قوت کے پیچھے جو ہم سب کو متاثر کر رہی ہے، صرف چند کمپنیاں ہیں، جن کے بانیوں کو حال ہی میں ’’سال 2025 کی شخصیات‘‘ یا مصنوعی ذہانت کے معمار کے طور پر پیش کیا گیا۔ یہ صورتحال اعدادوشمار کے نظاموں اور مصنوعی ذہانت پر اجارہ دارانہ کنٹرول کے حوالے سے سنجیدہ خدشات کو جنم دیتی ہے، جن کو ہم اکثر محسوس بھی نہیں کرتے، جو نہایت باریکی سے انسانی رویوں کو متاثر کرنے، حتیٰ کہ انسانی تاریخ بشمول کلیسیا کی تاریخ کو ازسرِ نو لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ہمارے سامنے رکھا گیا کام یہ نہیں کہ ہم ڈیجیٹل جدت کو روک دیں، بلکہ یہ ہے کہ ہم اس کی رہنمائی کریں اور اس کی دو طرفہ فطرت کو سمجھیں۔ ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ وہ انسانیت کے دفاع کے لیے اپنی آواز بلند کرے، تاکہ ہم ان آلات کو حقیقی معنوں میں اپنا مددگار بنا سکیں۔ یہ اتحاد ممکن ہے، لیکن اس کی بنیاد تین ستونوں پر ہونی چاہیے: ذمہ داری، تعاون اور تعلیم۔ سب سے پہلے، ذمہ داری۔ یہ ہمارے کردار پر منحصر ہے کہ ہم ذمہ داری کو کیسے سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ایمانداری، شفافیت، حوصلہ، دوراندیشی اور علم کو بانٹنے کا فرض یا معلومات حاصل کرنے کا حق۔ تاہم عمومی اصول کے تحت ہم میں سے کوئی بھی مستقبل کی تعمیر کی ذاتی ذمہ داری

سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔

آن لائن پلیٹ فارمز کی کمان سنبھالنے والوں کے لیے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کی کاروباری حکمتِ عملیاں صرف منافع کے زیادہ سے زیادہ حصول پر مبنی نہ ہوں، بلکہ ایک ایسی دوراندیش سوچ پر قائم ہوں جو مشترکہ بھلائی کو مدنظر رکھتی ہو، بالکل اسی طرح جیسے ہر شخص اپنے بچوں کی بھلائی کا خیال رکھتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کے ماڈلز بنانے اور انھیں ترقی دینے والوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے اعداد و شمار کے ڈیزائن اصولوں اور نگرانی کے نظام میں شفافیت اور سماجی ذمہ داری کو اپنائیں، تاکہ صارفین باخبر رضامندی کے ساتھ اُن کا استعمال کر سکیں۔

اسی طرح کی ذمہ داری قومی قانون سازوں اور بین الاقوامی نگران اداروں پر بھی عائد ہوتی ہے، جن کا کام انسانی وقار کے احترام کو یقینی بنانا ہے۔ مناسب قوانین، افراد کو چیٹ بوٹس کے ساتھ جذباتی وابستگی پیدا کرنے سے بچا سکتے ہیں اور غلط یا گمراہ کُن مواد کو پھیلانے سے روک سکتے ہیں تاکہ معلومات کی سالمیت کو فریبی تخلیق کے برعکس محفوظ رکھا جا سکے۔

میڈیا اور ابلاغیاتی کمپنیاں اپنے طور پر بھی اس بات کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ چند اضافی سیکنڈز کی توجہ حاصل کرنے کے لیے بنائے گئے اعداد و شماران کی پیشہ ورانہ اقدار پر غالب آ جائیں، جن کا مقصد سچ کی تلاش ہے۔ عوامی اعتماد، درستگی اور شفافیت سے حاصل ہوتا ہے، نہ کہ کسی بھی قیمت پر توجہ حاصل کرنے سے۔ اس بات میں فرق کرنا ضروری ہے کہ مواد مصنوعی ذہانت سے تیار کیا گیا ہے یا کہ انسانی تخلیق ہے۔

صحافیوں کے کام اور مواد کے تخلیق کاروں کے کام کی ملکیت اور خودمختاری کا تحفظ ضروری ہے۔ معلومات ایک عوامی بھلائی ہے۔ ایک تعمیری اور بامعنی عوامی خدمت خفیہ پن پر نہیں بلکہ ذرائع کی شفافیت، متعلقہ افراد کی شمولیت اور اعلیٰ معیار پر مشتمل ہوتی ہے۔

ہم سب تعاون کے لیے بُلائے گے ہیں۔ کوئی ایک شعبہ ڈیجیٹل جدت اور مصنوعی ذہانت کے نظم و نسق کو اکیلا نہیں چلا سکتا۔ اس لیے حفاظتی اقدامات ضروری ہیں۔ تمام متعلقہ سربراہان ٹیکنالوجی کی صنعت سے لے کر قانون سازوں تک، تخلیقی کمپنیوں سے لے کر تعلیمی اداروں تک، فنکاروں سے لے کر صحافیوں اور اُساتذہ تک سب کو باشعور اور ذمہ دار ڈیجیٹل

شہریت بنانے اور نافذ کرنے کے عمل میں شامل ہونا ضروری ہے۔

تعلیم کا مقصد بالکل یہی ہے: ہماری ذاتی صلاحیت کو بڑھانا، تا کہ ہم تنقیدی انداز میں سوچ سکیں؛ یہ جانچ سکیں کہ ہمارے ذرائع قابلِ اعتماد ہیں یا نہیں اور ہمارے پاس موجود معلومات کو منتخب کرنے کے ممکنہ مفادات کیا ہیں؛ بشمول نفسیاتی عوامل؛ اور اپنے خاندانوں، برادریوں اور تنظیموں کو عملی معیار قائم کرنے کے قابل بنانا تا کہ ابلاغیات کی صحت مند اور زیادہ ذمہ دار ثقافت فروغ پا سکے۔

اسی وجہ سے روز بہ روز اس بات کو شدت سے فوری اور ضروری سمجھا جا رہا ہے کہ میڈیا، معلومات اور مصنوعی ذہانت کی تعلیم کو ہر سطح پر تعلیمی نظام میں متعارف کروایا جائے، جیسا کہ کچھ شہری اداروں نے پہلے ہی اسے فروغ دیا ہے۔ بطور کیتھولک ہمیں اس جدوجہد میں خاص طور پر نوجوانوں کو اپنا حصہ ڈالنا چاہیے تا کہ تنقیدی سوچ کے ہنر اور روح کی آزادی کو حاصل کیا جا سکے۔ یہ تعلیم زندگی بھر کے لیے سیکھنے کے اقدام کی وسیع تر کوششوں میں بھی شامل ہونی چاہیے، تا کہ بزرگ اور معاشرے کے حاشیائی ممبران تک بھی پہنچ سکے، جو تیز رفتار تکنیکی تبدیلی کے سامنے اکثر خود کو خارج شدہ اور کمزور محسوس کرتے ہیں۔

میڈیا، معلومات اور مصنوعی ذہانت کی تعلیم افراد کو مصنوعی ذہانت کے نظاموں کے انسان نما رجحانات کے تابع ہونے سے بچائے گی، اور انہیں یہ صلاحیت دے گی کہ وہ ان نظاموں کو محض آلات کے طور پر استعمال کریں اور مصنوعی ذہانت کے نظاموں کے فراہم کردہ ذرائع کی ہمیشہ خارجی تصدیق کریں جو کہ کبھی کبھی غلط یا غیر درست ہو سکتے ہیں۔ یہ تعلیم سیکیورٹی کے معیار اور شکایت کے اختیارات سے متعلق آگاہی بڑھانے کے ذریعے، بہتر پرائیویسی اور ڈیٹا کی حفاظت کو بھی ممکن بنائے گی۔ یہ ضروری ہے کہ ہم خود اور دوسروں کو مصنوعی ذہانت کو ارادتاً استعمال کرنے کے بارے میں تعلیم دیں، اور اسی تناظر میں اپنی تصویر، اپنا چہرہ اور اپنی آواز محفوظ کریں، تا کہ انہیں نقصان دہ مواد اور رویوں کی تخلیق میں استعمال ہونے سے روکا جا سکے، جیسے کہ ڈیجیٹل فراڈ، آن لائن غنڈہ گردی اور ڈیپ فیک، جو لوگوں کی پرائیویسی اور نجی زندگی کو اُن کی مرضی کے بغیر متاثر کرتے ہیں۔ جس طرح صنعتی انقلاب کے دوران بنیادی تعلیم کی ضرورت پیش آئی تا کہ لوگ نئی تبدیلیوں کا جواب دے سکیں، اسی طرح ڈیجیٹل انقلاب میں بھی ڈیجیٹل تعلیم (انسانی اور ثقافتی

تعلیم کے ساتھ) ضروری ہے تا کہ یہ سمجھا جا سکے کہ اعداد و شمار ہماری حقیقت کے ادراک کو کس طرح تشکیل دیتے ہیں، مصنوعی ذہانت میں تعصّبات کیسے کام کرتے ہیں، ہمارے فیڈز میں مخصوص مواد کی موجودگی کے پیچھے کون سے طریقہ کار ہیں، مصنوعی ذہانت معیشت کے اقتصادی اصول اور ماڈلز کیا ہیں اور یہ کس طرح بدل سکتے ہیں۔

ہمیں لوگوں کے حق میں دوبارہ بولنے کے لیے چہروں اور آوازوں کی ضرورت ہے۔تحفۂ ابلاغیات انسانیت کے لیے گہری سچائی ہے، ہمیں اس کی دل سے قدر کرنی چاہیے۔جس کی جانب تمام تکنیکی جدت کو مائل ہونا چاہیے۔

دھیان و گیان کے ان نکات کے لیے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اُن سب کا جو اِن مقاصد کے حصول کے لیے کام کر رہے ہیں اور میں دل کی گہرائی سے اُن سب کو برکت دیتا ہوں جو میڈیا کے ذریعے مشترکہ بھلائی کے لیے کام کر رہے ہیں۔

ویٹیکن، 24 جنوری 2026،
مقدس فرانسس ڈی سیلز
پاپائے اعظم لیو چہاردہم

(1) ”خدا کی شبیہ پر بنائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ تخلیق کے اُس لمحے سے، انسان پر شاہانہ خصوصیت نقش ہے (...) ۔خدا محبت ہے اور محبت کا سرچشمہ ہے۔ ہماری فطرت کو شبیہ دینے والے نے ہمارے خدوخال کو بھی بنایا ہے، تا کہ ہم محبت کے ذریعے ___ الٰہی محبت کا ایک عکس ___ تا کہ انسان اپنی فطرت کی عظمت کو پہچان سکیں، اور اپنے خالق کی شبیہ کو ظاہر کر سکیں۔“

(حوالہ مقدس گریگوری آف نیسا،
On The Making Of Man
صفحہ نمبر 44,137)

مُناجاتِ مومنین

عامل رسوم:

عزیزو! آئیں ہم اپنی مناجات خداوند کے حضور پیش کریں اور دُعا کریں کہ ہم اپنے چہروں اور آوازوں کے ذریعے سچائی، محبت اور اُمید کے گواہ بنیں، اور اس ڈیجیٹل دور میں انسانی وقار اور حقیقی تعلقات کے محافظ رہیں۔

۱۔ اپنے رُوحانی چوپان پاپائے اعظم لیو چہاردہم کے لیے دُعا کریں کہ خدا انہیں حکمت اور دانائی عطا فرمائے تا کہ وہ دنیا کو سچائی، محبت اور ذمہ دار ابلاغ کی راہ دکھاتے رہیں، اور انسانیت کے وقار کے تحفظ میں رہنمائی کرتے رہیں۔عزیزو دُعا کریں۔

۲۔ تمام بشپ صاحبان، سسٹرز صاحبات اور مبشرانِ انجیل کے لیے دُعا کریں کہ وہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے خدا کے کلام کو اس انداز میں پھیلائیں جو دلوں کو چھو لے اور حقیقی انسانی تعلقات کو مضبوط کرنے کا سبب بنے۔عزیزو دُعا کریں۔

۳۔ تمام صحافیوں اور میڈیا سے وابستہ افراد کے لیے دُعا کریں کہ وہ سچائی، شفافیت اور ذمہ داری کے ساتھ کام کریں تا کہ وہ غلط معلومات اور فریب کے ماحول میں روشنی اور امید کے پیغامبر بنیں۔عزیزو دُعا کریں۔

۴۔ مسیحی صحافیوں کیلئے دُعا کریں کہ وہ اپنی تحریر اور آواز کے ذریعے پاک انجیل کی سچائی کو محبت اور دیانت کے ساتھ پیش کریں، تا کہ لوگ نہ صرف سنیں بلکہ سمجھیں اور قبول کریں۔عزیزو دُعا کریں۔

۵۔ تمام نوجوانوں کے لیے دُعا کریں جو سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں کہ خدا کا پاک روح ان کی رہنمائی کرے، تا کہ وہ اپنی سوچنے، پرکھنے اور صحیح انتخاب کرنے کی صلاحیت کو برقرار رکھتے ہوئے ٹیکنالوجی کو بھلائی کے لیے استعمال کریں۔عزیزو دُعا کریں۔

۶۔ مسیحی والدین اور اساتذہ کے لیے دُعا کریں کہ وہ بچوں اور نوجوانوں کو درست رہنمائی دیں، تا کہ وہ ڈیجیٹل دنیا میں سچ اور جھوٹ میں فرق کر سکیں اور ذمہ دار شہری بن سکیں۔ عزیزو دُعا کریں۔

۷۔ ٹیکنالوجی کے ماہرین، قانون سازوں اور معاشرتی رہنماؤں کے لیے دُعا کریں کہ وہ ایسی پالیسیاں اور نظام تشکیل دیں جو انسانی وقار، سچائی اور انصاف کا تحفظ کریں، اور مصنوعی ذہانت کو انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کریں۔عزیزو دُعا کریں۔

۸۔ ملکی راہنماؤں کے لیے دُعا کریں کہ وہ سچائی اور دیانت کے ساتھ قوم کی خدمت کریں اور ایسے فیصلے کریں جو معاشرے میں اتحاد، انصاف اور بھلائی کو فروغ دیں۔عزیزو دُعا کریں۔

۹۔ تمام مومنین کے لیے دُعا کریں کہ وہ اپنے گھروں اور معاشرے میں محبت، احترام اور سچی گفتگو کے ذریعے امن و سلامتی کے علمبردار بنیں۔عزیزو دُعا کریں۔

عامل رسوم:

اے خدا اُن تمام لوگوں کو برکت دے جنہوں نے اپنی مثبت سوچ اور پختہ ارادوں سے بنی نوع انسان کو بہترین ذرائع ابلاغ مہیا کیے ہیں۔ اِن تمام دُعاوں کو سُن اور بخش دے کہ اِن کا اثر ہم تک پہنچے۔ مسیح خداوند کے وسیلے سے (آمین)

نذرانہ کی دُعا

اے خداوند ہمارے خدا
ہم تیرے بیٹے کے مبارک صُعود کی یاد میں
عاجزانہ التجا کے ساتھ یہ قربانی نذر کر رہے ہیں۔
بخش دے کہ یہ نہایت پاک عبادت
ہمیں آسمان کی چیزوں کی تمنا دلائے۔

اور آج ہم روٹی اور مے کے ہمراہ تمام ذرائع ابلاغ اور اس سے منسلک افراد کو بھی تیری آغوش میں دیتے ہیں۔ عطا کر کہ تیرے کرم کا سایہ ان پر رہے اور انہی کے وسیلے سے تیری پاک مرضی سب پر آشکارہ ہو۔

مسیح ہمارے خداوند کے وسیلے سے۔ آمین

اختتامی دُعا

اے قادرِ مطلق اور ازلی خدا

ہم ابھی اس دنیا میں رہتے ہیں

پھر بھی تُو الٰہی چیزیں ہمارے ہاتھوں میں دیتا ہے۔

عنایت کر کہ مسیحی عقیدت کا احساس

ہمیں اُس طرف لے جائے

جہاں مسیح میں ہماری ہی انسانیت اب بھی تیرے پاس ہے۔

ہم تجھ سے یہ دُعا کرتے ہیں۔

اور آج کے اس عالمی دن کے تحفے کے لیے تیرا شکر ادا کرتے ہیں جس کے ذریعے ہم زندہ کلام کے گواہ بن سکتے ہیں۔ عطا فرما کہ تمام ابلاغ کار تیرے پاک نام سے برکت حاصل کر کے اپنی اپنی خدمت میں ہمیشہ متحرک رہیں اور کلیسیا میں ایک دوسرے کو صبر اور کشادہ دلی کے ساتھ سُن کر اُمید اور امن کا وسیلہ بنیں۔

مسیح ہمارے خداوند کے وسیلے سے۔ (آمین)

سوالات

عالمی یومِ سماجی ابلاغیات کی پاک ماس کے بعد مندرجہ ذیل سوالات پر بات چیت کی جاسکتی ہے۔

۱۔ ہم سوشل میڈیا کو اس طرح کیسے استعمال کر سکتے ہیں کہ ہماری آواز اور چہرہ سچائی، محبت اور امید کے حقیقی گواہ بنیں؟

۲۔ آپ کے نزدیک دوسروں تک اُمید پہنچانے کا سب سے مؤثر طریقہ کیا ہے۔ صرف الفاظ، یا ہمارا رویہ اور طرزِ گفتگو بھی اس میں کردار ادا کرتا ہے؟

۳۔ ہم اس ڈیجیٹل دور میں اپنی سوچنے اور پرکھنے کی صلاحیت کو برقرار رکھتے ہوئے سچائی کے

ابلاغ کار کیسے بن سکتے ہیں؟

۴۔ سوشل میڈیا پر پھیلنے والی منفی، جلد باز اور جارحانہ گفتگو سے بچنے کے لیے ہم کون سے عملی قدم اٹھا سکتے ہیں؟

۵۔ آج کے دور میں جب مصنوعی ذہانت (AI) اور جعلی مواد بڑھ رہا ہے، ہم سچ اور جھوٹ میں فرق کیسے پہچان سکتے ہیں؟

۶۔ کیا آپ نے کبھی کسی خبر، ویڈیو یا پیغام سے حقیقی اُمید اور حوصلہ پایا؟ اس نے آپ کی زندگی یا سوچ پر کیا اثر ڈالا؟

۷۔ ہم اپنے خاندان، دوستوں اور کمیونٹی میں ایسا ماحول کیسے پیدا کریں جہاں لوگ ایک دوسرے کو سنجیدگی سے سنیں اور سمجھیں؟

۸۔ نوجوان نسل کو ڈیجیٹل دنیا میں ذمہ دار اور باشعور بنانے کے لیے ہم کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

مشورہ جات

۱۔ اُمید ہے کہ پاکستان میں ہر ڈایوسیس کے پیرشز اور مذہبی جماعتوں کے گھرانوں میں 60واں عالمی یومِ سماجی ابلاغیات 17 مئی کو عقیدت اور شعور کے ساتھ منایا جائے گا، تاکہ مومنین اپنی آواز اور چہرے کے ذریعے سچائی اور امید کے گواہ بن سکیں۔

۲۔ اس دن کے لیے تیار کردہ خصوصی پوسٹرز گرجہ گھروں، سکولوں اور مسیحی اداروں میں نمایاں مقامات پر آویزاں کیے جائیں، جن میں انسانی وقار، سچائی اور ذمہ دار ابلاغ کا پیغام واضح ہو۔

۳۔ مسیحی سکولوں اور اداروں کی انتظامیہ اس بات کو یقینی بنائے کہ 17 مئی سے قبل ہی اس دن کے حوالے سے تقریبات، سیمینارز اور عبادتی پروگرامز منعقد کیے جائیں، جن میں طلبہ کو ذمہ دار ڈیجیٹل شہری بننے کی ترغیب دی جائے۔

۴۔ مسیحی تعلیم دینے والے اساتذہ کے لیے تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے، تاکہ وہ جدید ذرائع ابلاغ اور مصنوعی ذہانت کے تناظر میں طلبہ کو تنقیدی سوچ، سچائی کی پہچان اور ذمہ

دارنہ استعمال کی تعلیم دے سکیں۔

۵۔ ذرائع ابلاغ کی پروڈکشن، تخلیقی مواد اور مثبت میڈیا سرگرمیوں کی نمائش کسی مناسب ہال یا ادارے میں لگائی جائے، تاکہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہو اور انسانی تخلیقی صلاحیت کو فروغ ملے۔

۶۔ مسیحی گھرانے اس بات پر غور کریں کہ ذرائع ابلاغ ان کی زندگی میں کہاں تک امن، امید اور تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں، اور کہاں یہ ان کی توجہ اور وقت کو منفی طور پر متاثر کرتے ہیں۔

۷۔ خاندانی عبادات میں خاص طور پر میڈیا سے وابستہ افراد، صحافیوں اور ابلاغ کاروں کے لیے دعا کی جائے کہ وہ سچائی اور دیانت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔

۸۔ مسیحی ابلاغ کاروں کے لیے سیمینارز اور نوجوانوں کے لیے تربیتی ورکشاپس پیرش کی سطح پر منعقد کی جائیں، تاکہ وہ اپنی آواز اور صلاحیتوں کو مثبت اور بامقصد انداز میں استعمال کر سکیں۔

۹۔ تعلیمی اداروں میں طلبہ و طالبات کے لیے میڈیا، معلومات اور AI کے حوالے سے سیمینارز منعقد کیے جائیں، تاکہ وہ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے، اور ڈیجیٹل دنیا میں ذمہ داری کے ساتھ جینے کی مہارت حاصل کر سکیں۔

۱۰۔ کاہن اور ڈیکن صاحبان اپنے وعظ میں پاپائے اعظم لیو چہاردہم کے پیغام کو اجاگر کریں، خاص طور پر اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہم اپنی آواز اور چہرے کو سچائی، محبت اور حقیقی انسانی تعلقات کے فروغ کے لیے استعمال کریں۔